الامن والعلى
لناعتی المصطفى بدافع البلاء

Al-Amnu Wa al-'Ulā

Li Nā`iti al-Mustafā Bi Dāfi`i al-Balā

Safety And Greatness

For Those Who Describe The Chosen One As The Elliminator of Difficulty

Author

Al-Shaykh Imām Ahmad Ridā Khān



Translator

Muhammad Husain Qādri

Published by

MAKTAB-E-QADRIA - BOLTON – UK

الأمن والعلى

لناعتي المصطفى بدافع البلاء

Al-Amnu Wa al-'Ulā

Li Nā`iti al-Mustafā Bi Dāfi`i al-Balā

Safety And Greatness
For Those Who Describe The Chosen One As The Eliminator Of Difficulty

al-Shaykh Imām Ahmad Ridā Khān al-Barelwī

رضي الله عنه

Translator
Muhammad Husain Qādri

He then gave the glad tidings that seventy thousand of my followers will enter *Jannah* without being accounted, and there will be seventy thousand with every thousand. *(Narrated by Imām Ahmad and ibn 'Asākir from Huzaifah RadiAllahu Anhu)*[272]

Alhamdulillah! This is the meaning of the other Hadith in which Allah Almighty will say to the Prophet ﷺ on the Day of Resurrection, "All these people want My happiness and I want your happiness, O Muhammad! ﷺ "[273] "I have sacrificed My entire kingdom, from the heavens to the Earth on you." SallAllaho Ta'ala Alaika wa 'Ala Alika Wa Baraka Wa Sallam.

The sun would not rise except after it greets Sayyidunā Sheikh Abdul Qādir Jilāni RadiAllahu Anhu. His eyes are fixed on the Divine Tablet

O Muslims! O Ahlus Sunnah Wal Jama'ah! Let alone the sun and moon obeying his command, the sun does not rise till it sends salutations upon the vicegerent of the Prophet, his inheritor, his beloved, Ghauth al-Thaqalain, Ghaith al-Kaunain Sayyiduna wa Moulana Imām Abu Muhammad Shaikh 'Abdul Qadir Jilani RadiAllahu Anhu.

Imām Sayyidi Noorud Dīn Abu al-Hasan 'Ali Shatnufi- about whom Sayyidi Abdullah bin As'ad Yafa'i Shafi'i says in the book *Mirat al-Janān*, "He is a scholar, Imām, Faqih, Alim and a Muqri"- writes in his renowned book, *Bahjat al-Asrār*:

---

[272] Musnad Ahmad bin Hanbal, narrating from 'Huzaifa RadiAllahu Anhu, (Al-Maktaba al-Islami, Beirut), vol. 5, p. 393.
Kanz al-'Ummāl, with reference to Ahmad bin Hanbaland ibn al-'Asakir, Hadith# 32109, (Muassas al-Risala, Beirut), vol. 11, p. 448.
Al-Khasa'is al-Kubrā, the chapter on Ikhtisāsihi ﷺ Bi Anna Ummatahu Wudi'a 'Anhum al-Amr, (Markaz Ahlesunnat, India), vol. 2, p. 210.

[273] Mafatih al-Ghayb, (Al-Tafsīr al-Kabīr), under the verse 2:142, (Dar al-Kutub al-'Ilmiyya, Beirut), vol. 4, p. 87.

"Abu Muhammad Abd al-Salām bin Abi Abdillah Muhammad bin Abd al-Salām bin Ibrahīm bin Abd al-Salām al-Basari, originally from Baghdad and resides in Cairo (771 A.H.) says that Sheikh Abu al-Hasan 'Ali bin Sulaymān al-Baghdadi al-Khabbaz (633 A.H.) has informed that our two teachers, Sheikh Abu al-Qasim Umar bin Mas'ud and Abu Hafs Umar Kamimati RahimahumAllahu stated (591 A.H.):

Our Sheikh Abdul Qādir al-Jilāni RadiAllahu Ta'ala Anhu used to walk in the midair above the heads of the people present in the gathering. He would say that the sun would not rise except that it would greet me. The new year would appear to me and would tell me all that which was to happen in that year. The new week would come to me and tell me as to what will happen during that week also a new day would come and do the same. I swear by the Dignity of my Lord! All the goodness and badness are presented to me and my eyes are fixed on the *al-Lahw al-Mahfūz (The Divine Tablet)*. I am always diving in the sea of the knowledge of Allah and His *Mushahadah.* I am your witness in the court of Allah Almighty and I am the heir of the Prophet ﷺ and his Inheritor in this world."[274]

"I want the companionship the Prophet in paradise."

Hadith 127:

On the authority of Sahīh Muslim, Sunan Abi Dā`ud, ibn Maja and Mu'jam Kabīr Tabrāni that Sayyiduna Rabi'a bin Ka'ab Aslami RadiAllahu anhu narrated that I would stay with the Prophet ﷺ during the night. I would serve him by bringing to him water for ablution and fulfil his other needs. The Prophet ﷺ once asked, "Ask, what are your asking for?" I replied, "I want to accompany the Prophet in paradise." The Prophet ﷺ then asked, "Anything else?" I

[274] Bahjat al-Asrār, the description on Kalimāt Akhbara Biha 'An Nafsihi, (Dar al-Kutub al-'Ilmiyya, Beirut), p. 30.

مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ
ایک بستی پر ف۱ اور وہ ڈھئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر ف۲ بولا اسے کیونکر
هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ
جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا
قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ
فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم فرمایا نہیں
لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ
تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بُو نہ لایا اور اپنے
يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ
گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لئے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں
وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا
اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ
تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ
اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جب
قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ
عرض کی ابراہیم نے ف۳ اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے گا فرمایا کیا تجھے یقین
تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً
نہیں ف۴ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے ف۵ فرمایا تو اچھا چار پرندے
مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ
لے کر اپنے ساتھ ہلا لے ف۶ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ
رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ف۷ اور جان رکھ کہ اللہ
عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ
غالب حکمت والا ہے ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ف۸

ف۱ بقول اکثر یہ واقعہ حضرت عُزیر علیہ السلام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے، جب بُخت نَصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا گرفتار کیا تباہ کر ڈالا پھر حضرت عُزیر علیہ السلام وہاں گذرے آپ کے ساتھ ایک برتن کھجور اور ایک پیالہ انگور کا رس تھا اور آپ ایک دراز گوش پر سوار تھے تمام بستی میں پھرے کسی شخص کو وہاں نہ پایا بستی کی عمارتوں کو منہدم دیکھا تو آپ نے براہِ تعجب کہا اَنّٰی یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا اور آپ نے اپنی سواری کے حمار کو وہاں باندھ دیا اور آپ نے آرام فرمایا اُسی حالت میں آپ کی روح قبض کر لی گئی اور گدھا بھی مر گیا یہ صبح کے وقت کا واقعہ ہے اس سے ستر برس بعد اللہ تعالیٰ نے شاہانِ فارس میں سے ایک بادشاہ کو مسلط کیا اور وہ اپنی فوجیں لے کر بیت المُقدس پہنچا اور اس کو پہلے سے بھی بہتر طریقہ پر آباد کیا اور بنی اسرائیل میں سے جو لوگ باقی رہے تھے اللہ تعالیٰ انہیں پھر یہاں لایا اور وہ بیت المقدس اور اس کے نواح میں آباد ہوئے اور ان کی تعداد بڑھتی رہی اس زمانہ میں اللہ تعالٰے نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا اور کوئی آپ کو نہ دیکھ سکا جب آپکی
۳۵ وفات کو سو برس گذر گئے
ع۳ تو اللہ تعالٰے نے آپ کو
۳ زندہ کیا پہلے آنکھوں میں جان آئی ابھی تک تمام جسم مردہ تھا وہ آپ کے دیکھتے دیکھتے زندہ کیا گیا یہ واقعہ شام کے وقت غروب آفتاب کے قریب ہوا اللہ تعالٰے نے فرمایا تم یہاں کتنے دن ٹھہرے آپ نے اندازہ سے عرض ایک دن یا کچھ کم آپ کا خیال یہ ہوا کہ یہ اسی دن کی شام ہے جس کی صبح کو سوئے تھے فرمایا بلکہ تم سو برس ٹھہرے اپنے کھانے اور پانی یعنی کھجور اور انگور کے رس کو دیکھئے کہ ویسا ہی ہے اس میں بو تک نہ آئی اور اپنے گدھے کو دیکھئے دیکھا تو وہ مر گیا تھا گل گیا اعضا بکھر گئے تھے ہڈیاں سفید چمک رہی تھیں آپ کی نگاہ کے سامنے اس کے اعضاء جمع ہوئے اعضاء اپنے اپنے مواقع پر آئے ہڈیوں پر گوشت چڑھا گوشت پر کھال آئی بال نکلے پھر اس میں روح پھونکی وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آواز کرنے لگا آپ نے اللہ تعالٰے کی قدرت کا مشاہدہ کیا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ تعالٰے ہر شے پر قادر ہے پھر آپ اپنی اُس سواری پر سوار ہو کر اپنے محلہ میں تشریف لائے سر اقدس اور ریش مبارک کے بال سفید تھے عمر وہی چالیس سال کی تھی کوئی آپ کو نہ پہچانتا تھا اندازے سے اپنے مکان پر پہنچے

(باقی آخر بر صفحہ ۸۱۲)

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ

بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں ف۱ جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ

اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ

دوزخی ہیں ف۲ اور ابراہیم کا اپنے باپ ف۳ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا

اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ

مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا ف۴ پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے

لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ

اس سے تنکا توڑ دیا ف۵ بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنیوالا ف۶ متحمل ہے اور اللہ کی شان

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ۭ

نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ فرمائے ف۷ جب تک انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

بچنا ہے ف۸ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے بے شک اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ

اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی والی اور

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ

نہ مددگار بیشک اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان غیب کی خبریں بتانے والے

وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ

اور ان مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا ف۹ بعد اس کے کہ

مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ

قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں ف۱۰ پھر ان پر رحمت سے متوجہ ہوا ف۱۱ بیشک

بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي

وہ ان پر نہایت مہربان رحم والا ہے اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے تھے ف۱۲ یہاں تک کہ

اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

جب زمین اتنی وسیع ہو کر ان پر تنگ ہوگئی ف۱۳ اور وہ اپنی جان سے تنگ آئے ف۱۴

ف۱ شانِ نزول اس آیت کی شانِ نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کرونگا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرماکر ممانعت فرمادی۔ (۲) سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی زیارتِ قبر کی اجازت چاہی اس نے مجھے اجازت دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت نہ دی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ اقول یہ وجہ شانِ نزول کی صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح بتایا اور ذہبی نے حاکم پر اعتماد کر کے میزان میں اسکی تصحیح کی لیکن مختصر المستدرک میں ذہبی نے اس حدیث کی تضعیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابنِ معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث بخاری کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کا والدہ کے لئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابوطالب کے لئے استغفار کرنے کے باب میں یہ حدیث وارد ہوئی اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابنِ سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا ہے وہ سب ضعیف ہیں ابنِ سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اسکو غلط بتایا اور سید المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا لہٰذا یہ وجہ شانِ نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ موحدہ اور دینِ ابراہیمی پر تھیں (۳) بعض اصحاب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے اپنے آبا کے لئے استغفار کرنے کی درخواست کی تھی اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲ شرک پر مرے ف۳ یعنی آزر ف۴ اس سے یا تو وہ وعدہ مُراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے آزر سے کیا تھا کہ میں اپنے رب سے تیری مغفرت کی دُعا کروں گا یا وہ وعدہ مُراد ہے جو آزر نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اسلام لانے کا کیا تھا شانِ نزول حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ تو میں نے سُنا کہ ایک شخص اپنے والدین کے لئے دُعائے مغفرت کر رہا ہے باوجودیکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے کہا تو مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے (باقی برصفحہ ۸۳۲)

بقیہ صفحہ ۲۶۵

اس نے کہا گیا ابراہیم علیہ السلام نے آزر کے لئے دُعا نہ کی تھی وہ بھی تو مشرک تھا یہ واقعہ میں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخذ کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استغفار بہ اُمید اسلام تھا جس کا آزر آپ سے وعدہ کر چکا تھا اور آپ آزر سے استغفار کا وعدہ کر چکے تھے جب وہ اُمید منقطع ہو گئی تو آپ نے اس سے اپنا علاقہ قطع کر دیا۔

ف۵ اور استغفار کرنا ترک فرما دیا۔

ف۶ کثیر الدعا متضرع۔

ف۷ یعنی ان پر گمراہی کا حکم کرے اور انہیں گمراہوں میں داخل فرمادے

ف۸ معنی یہ ہیں کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالے جب تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا قبل ممانعت اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں (مدارک وخازن) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی جانب شرع سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔ شانِ نزول جب مومنین کو مشرکین کے لئے استغفار کرنے سے منع فرمایا گیا تو انہیں اندیشہ ہوا کہ ہم پہلے جو استغفار کر چکے ہیں کہیں اس پر گرفت نہ ہو اس آیت سے انہیں تسکین دی گئی اور بتایا گیا کہ ممانعت کا بیان ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے سے مؤاخذہ ہوتا ہے۔

ف۹ یعنی غزوۂ تبوک میں جس کو غزوۂ عسرت بھی کہتے ہیں اس غزوہ میں عسرت کا یہ حال تھا کہ دس دس آدمیوں میں سواری کے لئے ایک ایک اونٹ تھا نوبت بہ نوبت اسی پر سوار ہو لیتے تھے اور کھانے کی قلت کا یہ حال تھا کہ ایک ایک کھجور پر کئی کئی آدمی بسر کرتے تھے اس طرح کہ ہر ایک نے تھوڑی تھوڑی چوس کر ایک گھونٹ پانی پی لیا پانی کی بھی نہایت قلت تھی گرمی شدت کی تھی پیاس کا غلبہ اور پانی ناپید اس حال میں صحابہ اپنے صدق ویقین اور ایمان واخلاص کے ساتھ حضور کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے حضرت ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالٰے سے دُعا فرمائیے فرمایا کیا تمہیں یہ خواہش ہے عرض کیا جی ہاں تو حضور نے دستِ مبارک اٹھا کر دُعا فرمائی اور ابھی دستِ مبارک اُٹھے ہی ہوئے تھے کہ اللہ تعالے نے ابر بھیجا بارش ہوئی لشکر سیراب ہوا لشکر والوں نے اپنے برتن بھر لئے اسکے بعد جب آگے چلے تو زمین خشک تھی ابر نے لشکر کے باہر بارش ہی نہیں کی وہ خاص اسی لشکر کو سیراب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔

ف۱۰ اور وہ اس شدت وسختی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا گوارا کریں۔

ف۱۱ اور وہ صابر وثابت رہے اور ان کا اخلاص محفوظ رہا اور جو خطرہ دل میں گذرا تھا اس پر نادم ہوئے۔

ف۱۲ توبہ سے جن کا ذکر آیت "وَآخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ" میں ہے اور یہ تین صاحب کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع ہیں یہ سب انصاری تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے واپس ہو کر اُن سے جہاد میں حاضر نہ ہونے کی وجہ دریافت فرمائی اور فرمایا ٹھہرو جب تک اللہ تعالے تمہارے لئے کوئی فیصلہ فرمائے اور مسلمانوں کو اُن لوگوں سے ملنے جلنے کلام کرنے سے ممانعت فرمائی حتیٰ کہ ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان سے کلام ترک کر دیا یہاں تک کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُن کو کوئی پہچانتا ہی نہیں اور اُن کی کسی سے شناسائی ہی نہیں اس حال پر انہیں پچاس روز گذرے۔

ف۱۳ اور انہیں کوئی ایسی جگہ نہ مل سکی جہاں ایک لمحہ کے لئے انہیں قرار ہوتا ہر وقت پریشانی اور رنج وغم بے چینی واضطراب میں مبتلا تھے۔

ف۱۴ شدت رنج وغم سے نہ کوئی انیس ہے جس سے بات کریں نہ کوئی غمخوار جسے حال دل سنائیں وحشت وتنہائی ہے اور شب وروز کی گریہ وزاری۔

بقیہ صفحہ ۲۷۲

بھی مخفی نہیں ہیں تو اللہ علیم وخبیر سے کیسے چھپ سکتی ہیں۔

ف۵ اور تمہیں قطع مسافت کی قدرت دیتا ہے خشکی میں تم پیادہ اور سوار منزلیں طے کرتے ہو اور دریاؤں میں کشتیوں اور جہازوں سے سفر کرتے ہو وہ تمہیں خشکی اور تری دونوں میں اسباب سیر عطا فرماتا ہے۔

ف۶ یعنی کشتیاں۔

ف۷ کہ ہوا موافق ہے اچانک۔

ف۸ تیری نعمتوں کے تجھ پر ایمان لاکر اور خاص تیری عبادت کرکے۔

ف۹ اور وعدہ کے خلاف کرکے کفر ومعصیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ف۱۰ اور اُن کی تمہیں جزا دیں گے۔

بقیہ صفحہ ۲۷۳

دیدار الٰہی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالے فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر اور زیادہ عنایت کروں وہ عرض کریں گے یارب کیا تو نے ہمارے چہرے سفید نہیں کئے کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی حضور نے فرمایا پھر پردہ اُٹھا دیا جائے گا تو دیدار الٰہی اُنہیں ہر نعمت سے زیادہ پیارا ہوگا صحاح کی بہت حدیثیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ زیادت سے آیت میں دیدار الٰہی مراد ہے۔

ف۱۰ کہ یہ بات جہنم والوں کے لئے ہے۔

ف۱۱ یعنی کفر ومعاصی میں مبتلا ہوئے

ف۱۲ ایسا نہیں کہ جیسے نیکیوں کا ثواب دس گن اور سات سو گنا کیا جاتا ہے ایسے ہی بدیوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جائے بلکہ جتنی بدی ہوگی اتنا ہی عذاب کیا جائے گا۔

ف۱۳ یہ حال ہوگا اُن کی روسیاہی کا خدا کی پناہ۔

بقیہ صفحہ ۲۷۹

کہ ولی کا قلب اور اس کی رُوح دونوں ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں تو وقت خواب اس کے دل میں سوائے ذکر ومعرفت الٰہی کے اور کچھ نہیں ہوتا اس لئے ولی جب خواب دیکھتا ہے تو اسکی خواب حق اور اللہ تعالے کی طرف سے اس کے حق میں بشارت ہوتی ہے بعض مفسرین نے اس بشارت سے دُنیا کی نیک نامی بھی مراد لی ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا اس شخص کے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں فرمایا یہ مومن کیلئے بشارت عاجلہ

building on the brink (read as *juruf* and *jurf*) ***of a crumbling*** (about to fall) ***precipice, so that it collapses with him into the Fire of Hell?*** This is an excellent metaphor for someone who builds with an intention opposite to fear of Allah. The question implies affirmation, meaning that clearly the former (the Mosque of Qubā') is better than the latter (the Mosque of Harm). ***Allah does not love wrongdoers.***

110. ***The buildings they have built will not cease to be a bone of contention*** and a source of doubt ***in their hearts, until their hearts are cut to shreds*** and they die. ***Allah is All-Knowing*** of His creation, ***All-Wise*** in what He does to them.

111. ***Allah has bought from the believers their selves and their wealth*** which they expend in obedience to Allah on things like *jihād* ***in return for the Garden. They fight in the Way of Allah and they kill*** (read as *yaqtulūna wa yuqtalūna* or as *yuqtalūna wa yaqtulūna* "are killed and kill") ***and are killed. It is a promise binding on Him in the Torah, the Gospel and the Qur'an; and who is truer to his contract than Allah?*** There is no one truer than Allah when He promises. ***Rejoice then*** – changing to the second person from the third – ***in the bargain you have made. That*** transaction ***is the great victory*** which obtains the Goal.

112. ***Those who repent*** of *shirk* and hypocrisy, ***those who worship*** Allah sincerely, ***those who praise*** Him every state, ***those who fast, those who bow, those who prostrate*** in prayer, ***those who command what is right, those who forbid the wrong, those who preserve the limits*** (the rulings) ***of Allah*** – by acting according to them***: give good news*** of the Garden ***to the believers.***

113. The following was revealed about the Prophet, may Allah bless him and grant him peace, asking forg iveness for his uncle, Abū Ṭālib, and some of the Companions asking forgiveness for their idolatrous parents. ***It is not right for the Prophet and those who believe to ask forgiveness for the idolators – even if they are close relatives – after it has become clear to them that they are the Companions of the Blazing Fire*** by their dying as unbelievers.

114. ***Ibrāhīm would not have asked forgiveness for his father but for a promise he made to him*** when he promised him, "I will ask my Lord to forgive you", since he hoped that he would become Muslim,

and when it became clear to him that he was an enemy of Allah – when he died an unbeliever – ***he renounced him*** and stopped asking forgiveness for him. ***Ibrāhīm was tender-hearted,*** making much supplication and entreaty, ***and forbearing*** in the face of harm.

115. ***Allah would never misguide a people after guiding them*** to Islam ***until He had made it clear to them how to fear Allah*** in action, which they fail to do, so they deserve to be misguided. ***Allah has knowledge of all things***, including those who deserve guidance and misguidance.

116. ***Allah is He to whom the kingdom of the heavens and earth belongs. He gives life and causes to die. You***, mankind, ***have no protector or helper besides Allah*** against Him.

117. ***Allah has turned*** constantly ***towards the Prophet, and the*** **Muhājirūn** ***and the*** **Anṣār,** ***those who followed him at the 'time of difficulty'*** – the time of the Tabūk expedition when two men would share one date and ten would take turns on one camel. The heat was so intense that they drank the contents of the camel's stomach – ***after the hearts of a group of them had almost deviated*** (read as *yazīghu* and *tazīghu*) – almost turned away from following him to staying behind because of the hardship. ***Then He*** (Allah) ***turned towards them*** by making them firm – ***He is All-Gentle, Most Merciful to them –***

118. ***…and*** He ***also*** turned ***towards the three who were left behind*** from His turning to them, ***so that when the earth became narrow for them, for all its great breadth,*** and they could not find any place where they were at peace, ***and their own selves became constricted for them*** – their hearts were full of sorrow and alienation at the delay of their acceptance and they felt no joy or friendliness – ***and they realised*** and were certain ***that there was no refuge from Allah except in Him, He turned to them*** and gave them success in repenting ***so that they might turn to Him. Allah is the Ever-Returning, the Most Merciful.***

119. ***You who believe. Be fearful of Allah*** by not disobeying Him ***and be with the truly sincere*** in respect of their faith and in respect of their contracts by their clinging to truthfulness.

120. ***It was not for people of Madina, and the desert Arabs around them, to remain behind the Messenger of Allah*** when he went on

13. ***On the Day they are tormented by the Fire***, they are punished in it, and the following will be said to them while they are being punished*:*

14. ***'Taste your torment! This is what you were trying to hasten:*** in this world out of mockery*!'*

15. ***The people who are godfearing will be among Gardens and Fountains,***

16. ***...receiving what their Lord has given them*** – meaning "obtaining in the Garden the good things and the reward their Lord had promised them." ***Certainly before that*** – before they entered the Garden – ***they were good-doers*** in this world.

17. ***The part of the night they spent asleep was small*** – they slept for a short portion of the night and prayed for the majority of it,

18. ***...and they would seek forgiveness before the dawn,*** with the words: "O Allah, forgive us!"...

19. ***...and beggars and the destitute*** – referring to people who do not beg because of their diffidence – ***received a due share of their wealth.***

20. ***There are certainly Signs in the earth for people with certainty*** – such as mountains, soil, seas, trees, fruits, plants and other things –

21. ***...and in yourselves*** there are signs ***as well*** – from the beginning of your gestation to its end, and in the wonders which the human body contains. ***Do you not then see?*** "Do you not see that and take it as evidence of your Maker and His power?"

22. ***Your provision is in heaven*** – a reference to the rain which sustains plant life from which much of our provision comes – ***and what you are promised***, which is the Resurrection and the reward or penalty that follow it, meaning that it is written in heaven.

23. ***By the Lord of heaven and earth, it*** (what you are promised) ***is certainly the truth, just as you have speech.*** "As you speak in reality, neaning you have knowledge of that *a priori* as it issues from you."

24. This is addressed to the Prophet, may Allah bless him and grant him peace. ***Has the story reached you of the honoured guests of Ibrāhīm?*** The honoured guests were angels. There were twelve, ten or three of them. Jibrīl was one of them.

25. ***When they entered his dwelling and said, 'Peace!' he said, 'Peace, to people we do not know.'*** He said to himself, "We do not recognise them."

26. ***So he slipped off*** secretly ***to his household and brought a fattened calf.*** The Qur'an says in *Sūrat Hūd* that it was roasted.

27. ***He offered it to them*** to eat, but they would not eat, ***and then exclaimed, 'Do you not then eat?'***

28. ***He felt afraid of them*** – and concealed this in himself – ***but they said, 'Do not be afraid!*** We are the messengers of your Lord', ***and gave him the good news of a son imbued with*** much ***knowledge.*** That was Isḥāq, as mentioned in *Sūrat Hūd.*

29. ***His wife*** – Sāra – ***came up with a shriek and struck her face and said, 'What, and me a barren old woman?*** Those like me do not give birth!' She was 99 and Ibrāhīm was 100, or he was 120 and she was 90.

30. ***They said, 'That is what your Lord says.*** That is our good news. ***He is the All-Wise*** in what He does, ***the All-Knowing*** of His creation.'

31. ***He inquired, 'What, then, is your business, O messengers?'***

32. ***They said, 'We have been sent to a people of evildoers*** (unbelievers) – the people of Lūṭ –

33. ***…to unleash upon them lumps of clay*** baked with fire …

34. ***…earmarked*** with the name of the person they are intended for ***by your Lord for the profligate*** on account of their unbelief.'

35. ***We brought out all the believers who were there,*** so that the unbelievers could be destroyed,

36. ***…but found in it only one house of Muslims***: Lūṭ and his sons, who were true in their hearts and performed acts of obedience with their limbs.

37. ***And We left a Sign*** of their destruction ***in it*** – after the unbelievers were destroyed there – ***for those who fear painful punishment*** and hence do not do the same as they did.

38. ***And also*** We left a Sign ***in*** the story of ***Mūsā, when We sent him to Pharaoh with clear authority*** – clear evidence.

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ

اور آسمان میں ہے تمہارا رزق اور ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ۲۰ پس قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی یہ

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿٢٣﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ

حق ہے ۲۱ (بعینہٖ اسی طرح) جس طرح تم باتیں کر رہے ہو۔ (اے حبیب!) کیا پہنچی ہے آپ کو خبر ۲۲ ابراہیم (علیہ السلام) کے معزز

الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٢٥﴾

مہمانوں کی ۲۳ جب وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا تم پر بھی سلام ہو (دل ہی دل میں سوچا) بالکل انجان لوگ ہیں ۲۴

عمل اور اختیار کی جس آزادی سے اسے نوازا گیا ہے۔ اس کی رُوح میں فرازِ عرش پر خیمہ زن ہونے کی جو صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں اگر ان تمام امور میں غور کیا جائے اور ان حقائق کو چشمِ بصیرت سے دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ، حکمتِ بالغہ اور علمِ محیط پر یقین حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی خلش باقی نہیں رہتی کہ ایسی ہستی اگر مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنا چاہے تو قطعاً کوئی مشکل نہیں۔

۲۰ یہاں رزق سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کی انسان کو اپنی بقاء اور اپنی ذہنی، جسمانی اور رُوحانی نشو و نما کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا ہر قسم کی نعمتوں کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔ ہم سے مانگو، ہم تمہاری جھولیاں بھر دیں گے۔

۲۱ پہلے مختلف چیزوں کی قسمیں کھائیں۔ اب اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ والاصفات کی قسم اٹھا کر فرما رہے ہیں کہ یومِ جزا حق ہے، وہ ضرور آئے گا۔ اس روز تمہیں تمہارے اعمال کے مطابق بدلہ دیا جائے گا یا قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے۔ اسے کسی انسان نے تصنیف نہیں کیا۔ انہ لحق میں ضمیر کا مرجع قرآن اور آخرت دونوں ہو سکتے ہیں۔

۲۲ یہاں سے قانونِ مکافات کی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے تاریخی دلائل کا سلسلہ شروع ہو رہا ہے۔ اس رکوع میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ان متعدد قوموں کا ذکر ہے جو راہِ راست سے بھٹک گئیں۔ ان کو ہدایت دینے کے لیے انبیائے کرام تشریف لائے۔ انہوں نے بڑی دلسوزی سے انہیں سمجھایا لیکن جب ان کی مخلصانہ کوششیں بھی بار آور نہ ہوئیں اور وہ لوگ گمراہی میں آگے ہی نکلتے چلے گئے تو انجامِ کار مکافاتِ عمل کا قانون حرکت میں آیا اور انہیں نیست و نابود کر کے رکھ دیا گیا۔ رکوع کی ابتدا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، آپ کے معزز مہمانوں اور ایک فرزندِ ارجمند کی ولادت کی بشارت کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر بات اصل مقصد کی طرف بڑھتی چلی گئی ہے۔

یہ واقعہ دوسرے مقامات پر گزر چکا ہے۔ ملاحظہ ہو سورۂ ہُود ضیاء القرآن، سورۂ حجر ضیاء القرآن اور دیگر مقامات پر۔

۲۳ آپ کے پاس آنے والے مہمانوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ گیارہ اور کم سے کم تین بتائی گئی ہے لیکن ضیوف (جمع) کی بجائے ضیف (واحد) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کیونکہ ضیف مصدر ہے اور مصدر ایک، دو یا زیادہ کے معنوں میں بھی بولا جاتا ہے۔

۲۴ ان کی شکل و صورت دیکھ کر دل ہی دل میں کہا یہ لوگ غریب الدیار اور اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔ اس علاقہ کے لوگوں سے

فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍۙ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا

پس چپکے سے اپنے اہلِ خانہ کی طرف گئے اور ایک (بُھنا ہوا) موٹا تازہ بچھڑا لے آئے ٢۵ لاکر ان کے قریب رکھ دیا فرمایا کھاتے کیوں

تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ

نہیں ٢۶ پس دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے۔ وہ بولے ڈریے نہیں ٢٧ اور انہوں نے بشارت دی آپ کو

عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِىْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

ایک صاحبِ علم بیٹے کی۔ پس آئی آپ کی بیوی چیں بجبیں ہوکر ٢٨ اور فرطِ حیرت سے طمانچہ دے مارا اپنے چہرہ پر اور بولی (میں) بوڑھی (ہیں)

عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

بانجھ (کیا میرے ہاں بچہ ہوگا!) انہوں نے کہا ایسا ہی تیرے رب نے فرمایا ہے۔ بے شک وہی بڑا دانا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

ان کی وضع قطع بالکل مختلف نظر آرہی ہے۔

٢۵ راغ کا معنی ہے اِنْسَلَّ خفیة فی سرعة۔ تیزی سے چپکے چپکے کھسک جانا۔ یعنی اپنے مہمانوں کو آرام سے بٹھایا، خود چپکے سے اٹھے اور ان کی ضیافت کے انتظام میں مصروف ہوگئے۔ جلدی جلدی ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کیا، اس کو بھونا اور اٹھا کر ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔

٢۶ کھانا دسترخوان پر چن دیا گیا ہے لیکن مہمان ہیں کہ کھانے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ آپ نے فرمایا آپ لوگ کھانا تناول نہیں کریں گے؟ قبائلی زندگی میں ایک دستور تھا کہ اگر مہمان ضیافت قبول کر لیتا تو سمجھا جاتا کہ اس کا آنا خیر سے ہوا ہے، لیکن اگر وہ کھانا تناول کرنے سے انکار کر دیتا تو سمجھ لیا جاتا کہ یہ کسی بری نیت سے یہاں آیا ہے۔ جب فرشتوں نے ہاتھ آگے نہ بڑھائے تو آپ کو ان سے ایک گونہ خدشہ سا محسوس ہونے لگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ نے دیکھا کہ وہ ہاتھ نہیں بڑھا رہے تو آپ سمجھ گئے کہ یہ انسان نہیں بلکہ فرشتے لباسِ بشری میں آئے ہیں اور ان کا اس طرح لباسِ بشری میں آنا خطرہ سے خالی نہیں۔ عن ابن عباس انه علیه السلام وقع فی نفسه انهم ملائكة ارسلوا للعذاب فخاف۔

٢٧ فرشتوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ آپ ہراساں نہ ہوں۔ ہم تو آپ کو ایک فرزندِ ارجمند کی بشارت دینے حاضر ہوئے ہیں۔

٢٨ حضرت سارہ قریب ہی کہیں بیٹھی یہ گفتگو سن رہی تھیں۔ اس وقت آپ کی عمر نوے سال اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ١٠٠ سال سے متجاوز تھی۔ انہوں نے جب یہ سنا کہ ایک بچہ کی ولادت کا مژدہ سنایا جا رہا ہے تو اپنے جذباتِ تحیر کو ضبط نہ کر سکیں اور جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام فرشتوں سے مصروفِ گفتگو تھے وہاں آپہنچیں اور کہنے لگیں کہ آپ لوگ کیسی باتیں کر رہے ہیں، میں بوڑھی اور بانجھ،

'There is a slave of Mine at the meeting of the two seas who knows more than you.' Mūsā said, 'O Lord, how can I meet him?' He said, 'Take a fish and put it in a basket. When you lose the fish, he will be there. So he took a fish and put it in a basket and then went with his servant, Yūsha' ibn Nūn, until they came to a rock and laid down their heads and went to sleep. The fish moved in the basket and jumped out and dived into the sea, *'and found its way into the sea in an amazing way.'* Allah kept the water from flowing over the fish and it became like an arch. When they woke up, his companion forgot to inform him about the fish. They continued to walk for the rest of the day and night until in the morning Mūsā said to his boy, *'Bring us our morning meal...'* to His words *'and found its way into the sea in an amazing way.'*" Its making its way into the sea was the miraculous event. Allah means, "The fish making a tunnel astonished Mūsā and his servant..."

66. *Mūsā said to him, 'May I follow you on condition that you teach me some of the right guidance* (read as *rashad* and *rushd*) ***you have been taught?'*** That is because it is desirable to seek more knowledge.

67. *He said, 'You will not be able to bear with me.*

68. *How indeed could you bear with patience something you have not encompassed in your knowledge?'* The *ḥadīth* says about this *āyat*, quoting al-Khidr: "O Mūsā, I have knowledge from Allah which He has taught me and you do not know, and you have knowledge from Allah which He has taught you and I do not know."

69. *Mūsā said, 'You will find me patient, if Allah wills, and I will not disobey you in any matter* you command me to do.*'* He limited his statement by the expression "if Allah wills" because he did not rely on his own resolve. This is the custom of the Prophets and *awliyā'*. They do not put any reliance on themselves even for the blink of an eye.

70. *He said, 'Then if you follow me, do not question me* (read as *tas'alnī* and *tas'alannī*) ***about anything*** which you do not know by your knowledge. Be patient ***until I myself make mention of*** the reason for ***it to you.'*** Mūsā accepted the condition to observe the proper behaviour of a student towards his teacher.

مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾

”کہا اس بندے کو موسیٰ نے کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں بشرطیکہ آپ سکھائیں مجھے رشد وہدایت کا خصوصی علم جو آپ کو سکھایا گیا ہے۔ اس بندے نے کہا (اے موسیٰ!) آپ میرے ساتھ صبر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور آپ صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں اس بات پر جس کی آپ کو پوری طرح خبر نہیں۔ آپ نے کہا آپ مجھے پائیں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا صبر کرنے والا اور میں نافرمانی نہیں کروں گا آپ کے کسی حکم کی۔ اس بندے نے کہا اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھئے نہیں، یہاں تک کہ میں آپ سے اس کا خود ذکر کروں“۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے درمیان ہونے والی گفتگو کے متعلق آگاہ کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو اس علم کے ساتھ مخصوص کیا تھا جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام مطلع نہیں تھے اور اسی طرح جو علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوا تھا اس کی اطلاع حضرت خضر علیہ السلام کو نہ تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: هَلْ اَتَّبِعُكَ...... آپ کا یہ سوال از راہِ ادب و احترام، نرمی اور تلطف کے تھا نہ کہ الزامی اور اجباری طور پر۔ ایک عالم سے سوال کرتے وقت طالب علم کو یہی انداز اپنانا چاہئے۔ آپ کہنے لگے کہ کیا میں اس شرط پر آپ کی سنگت اختیار کرسکتا ہوں کہ آپ مجھے رشد وہدایت کے اس خصوصی علم سے آگاہ کریں جو آپ کو سکھایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے میرے علم نافع اور عمل صالح میں اضافہ ہوجائے۔ حضرت خضر آپ سے کہنے لگے: اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ...... یعنی آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتے کیونکہ آپ کو میرے افعال آپ کی شریعت کے مخالف دکھائی دیں گے، دراصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ ایسا علم عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں سکھایا اور کچھ علم ایسا ہے جو آپ کو تو سکھایا گیا ہے لیکن مجھے اس کی تعلیم نہیں دی گئی، ہم میں سے ہر ایک اپنے دائرہ کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ مخصوص امور کا پابند ہے، اس لئے میرے معیت میں رہنے کی آپ میں طاقت نہیں اور پھر آپ اس بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں جس کے متعلق پوری طرح آپ کو آگاہ نہیں کیا گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ جن باتوں میں مجھ پر اظہار ناپسندیدگی کریں گے، اس میں آپ معذور ہیں، لیکن ان امور میں جو حکمت اور مصلحت کارفرما ہے، اس کے متعلق مجھے تو مطلع کردیا گیا ہے لیکن آپ کو نہیں، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے: سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ...... یعنی آپ مجھے ہر معاملہ میں صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا، یہ طے کرلینے کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے ایک شرط کا پابند کرتے ہوئے کہا: فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ......

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے میرے پروردگار! تمام بندوں میں کون سا بندہ تجھے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ بندہ جو مجھے ہر وقت یاد کرتا ہے اور کبھی فراموش نہیں کرتا، پھر عرض کی کہ تیرے بندوں میں سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور خواہش نفس کی پیروی نہیں کرتا، پھر عرض کی اے پروردگار! تیرے بندوں میں سے سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اپنے علم کے باوجود لوگوں کے علم کی جستجو میں رہتا

QUESTION: Is Sayyidunā Khiḍar ﷺ a *Nabī*?

ANSWER: The consensus of the *'Ummah* is that he is a *Nabī* and this is correct. He is still physically alive to this day. Almighty ***Allāh*** ﷻ has commissioned to him the duties of the oceans and Nabī Ilyās ﷺ is in-charge of the earths. (Duties refer to services and supervision). Four Prophets of ***Allāh*** ﷻ are still physically alive. Of course, all Prophets are alive. The *Ḥadith Sharīf* very clearly confirms this as follows:

﴿إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ﴾

Indeed Allāh ﷻ has made it Ḥarām on the earth to eat up the bodies of Prophets, for the Prophets of Allāh are alive and Allāh ﷻ sustains them.[674]

All Prophets ﷺ have to fulfil the command and promise of ***Allāh*** ﷻ (death). They only experience death for a split moment and thereafter, their souls are returned to their bodies as it was. Their life after death is not different to their worldly life. They are alive in their graves, as they were alive on earth. Another *Ḥadith Sharīf* states:

---

[674] Cited in ***Tahzīb al-Kamāl***, Vol.6, p.97, *Ḥadith* no.2322. The complete *Ḥadith* reads as follows:

(2322).ق: زَيْدُ بنُ أيمَن . روى عن: عُبادة بن نُسَيّ الكِنْدي (ق .(روى عنه : سَعيد بنُ أبي هِلال (ق))

. ذكره ابنُ حِبّان في كتاب ﴿الثقات .﴾ روى له ابنُ ماجة حديثا واحدا ، وقد وقَعَ لنا عاليا عنه. أخبرنا بهِ إبراهيم بنُ إسماعيل القُرَشي، قال: أنبأنا أبو عبد الله محمد بن مَعْمَر بن الفاخِر القُرَشيّ، وأبو مُسلم المؤيد بن عبد الرحيم بن الأخوة، وأبو المَجْد. زاهِر بن أبي طاهِر الثقفيّ، وأبو الفَخْر أسْعَد بن سَعيد بن رَوْح، قالوا: أخبرنا سعيد بنُ أبي الرّجاء الصّيْرَفي، قال: أخبَرنا أبو الفَتح مَنصور بنُ الحُسَين، وأبو طاهر بنُ مَحمود، قالا: أخْبَرنا أبو بكر بنُ المُقرىء، قال: أخْبَرنا محمد بنُ الحَسَن بن قُتيبة، قال: أخْبَرنا حَرْمَلة بنُ يَحيى، قال: أخْبَرنا عبد الله بنُ وَهْب، قال: أخبرني عَمْرو بنُ الحارث، عن سعيد بن أبي هِلال، عن زَيد بن أيمن، عن عُبادة بنِ نُسَيّ، عن أبي الدّرْداءِ، قال: قال رسول الله : ﴿أكْثِروا عَلَيّ مِنَ الصّلاةِ يَوْمَ الجُمُعَة، فإنّه يَوْمٌ مَشهودٌ، تَشْهَدُهُ المَلائِكَة، وإنّ أحدا لا يُصَلّي عَلَيّ إلاّ عُرِضَتْ عليّ صَلاتُهُ حَتّى يَفْرُغ. قالَ: قلتُ وبعدَ المَوتِ ؟ قال: إنّ الله حَرّمَ على الأرْضِ أن تأكُلَ أجْسادَ الأنبياءِ فَنَبيّ الله حيّ يُرْزَقُ﴾ رواه عن عَمْرو بن سَوّاد السّرْحيّ، عن ابنِ وَهْب، فوَقَع لنا بدلاً عاليا